مُحرّم
میں صحیح اور غلط
(فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں)
اس رسالہ میں آپ پڑھ سکیں گے
* شیعہ حضرات کون ہیں؟ 7
* تعزیہ، ماتم اور نوحہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ 8
* اپنے بچوں کو امام حسین کا فقیر بنانا کیسا؟ 18
اور بھی مزید اہم معلومات حاصل کر سکیں گے۔
مؤلف: مولانا نیاز رضا عطاری

مؤلف: مولانا نیاز رضا عطاری

کمپوزنگ : یاسر محمود عطاری
0348-4338815

تأثرات

ماشاءاللہ **مولانا نیاز رضا** جو کہ درجہ خامسہ کے انتہائی ذہین طالب العلم ہیں ابتدائی زمانہ سے تصنیف و تخریج اور تقریر کا شوق رکھتے ہیں اپنی وسعت کے پیشِ نظر بنام رسالہ ”**محرم میں صحیح اور غلط**“ کو انتہائی اچھے انداز میں تحریر فرمایا ہیں جو کہ اہلسُنّت کی ترجمانی کرتا ہے اللہ پاک اس کاوش کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ النّبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت علامہ مولانا مفتی

محمّد سیّد خادم حسین شاہ قادری

شرف انتساب

بحمدہٖ تعالیٰ اس رسالہ کا منظر عام پر آنا اللہ پاک کے فضل اسکے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل و مرشد کریم کی نظر عنایت و اساتذہ کی شب و روز کی محنتیں اور والدین کی دعاؤں کے سبب ہے اس رسالہ سے حاصل ہونے والی نیکیوں کا ثواب اپنے مرشد کریم کے والدین عبد اللہ شاہ غازی و قطب عالم شاہ بخاری کو پیش کرتا ہوں مولیٰ پاک قبول فرمائے۔

رب تعالیٰ مجھ خاکسار کو علم نافع کے ساتھ دین متین کی خدمات سر انجام دیتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے... آمین

(9 اگست 2021ء بروز پیر)

پہلے اسے پڑھیے ..

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

امّا بعد!

پاکیزہ اور صالح معاشرہ قوم کی ترقی کا ضامن ہے۔ وہ جماعت یا قوم ترقی کیسے کر سکتی ہے جس کے یہاں حرام، اور ناجائز بدعات کا ارتکاب ہو۔۔۔

ہمارے معاشرے میں محرام الحرام کی آمد کے ساتھ ہی کچھ ایسی رسومات کا رواج شروع ہو جاتا ہے جس کی اصل تو دور جائز ہونے میں بھی سوالات قائم ہوتے ہیں۔

جب تک اسلام عرب کی زمین تک محدود رہا۔ اس وقت تک مسلمانوں کا معاشرہ اور ان کا طرزِ زندگی بالکل ہی سیدھا سادہ اور ہر قسم کی رسومات اور بدعات و خرافات سے پاک صاف رہا۔ لیکن جب اسلام عرب سے باہر نکل کر دوسرے ملکوں میں پہنچا تو دوسری قوموں اور دوسرے مذہب والوں کے میل جول اور ان کے ماحول کا اسلامی معاشرہ اور مسلمانوں کے طریقہ زندگی پر بہت زیادہ اثر پڑا اور کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی بہت سی غلط سلط اور من گھڑت رسموں کا مسلمانوں پر ایسا جارحانہ حملہ ہوا، اور مسلمان ان مشرکانہ رسموں میں اس قدر ملوث ہو گئے کہ اسلامی معاشرہ کا چہرہ مسخ ہو گیا اور مسلمان رسم و رواج کی بلاؤں میں گرفتار ہو کر خیر القرون کی سیدھی

سادی اسلامی طرز زندگی سے بہت دور ہو گئے۔

چنانچہ خوشی و غمی، پیدائش و موت، ختنہ و شادی، بیاہ وغیرہ الغرض مسلمانوں کی جملہ تقریبات بلکہ ان کی زندگی و موت کے ہر مرحلہ اور موڑ پر نت نئ وغیر شرعی رسموں کی فوجوں کا اس طرح عمل دخل ہو گیا ہے کہ مسلمان اپنی تقریبات کو باپ داداؤں کی ان روایتی رسموں سے الگ کر ہی نہیں سکتے اور یہ حال ہو گیا ہے۔اس صورتحال کو کسی نے اس انداز سے بیان کیا۔ (جنتی زیور، صفحہ نمبر ۱)

محبت خصومات میں کھو گئی یہ امت رسومات میں کھو گئی

یہ امت روایات میں کھو گئی حقیقت خرافات میں کھو گئی

بد قسمتی سے لوگوں میں پائی جانے والی خرافات و غیر شرعی رسومات ان کے یومیہ، ماہانہ وسالانہ معمولات کا حصہ بن چکی ہیں اور وہ بڑے اہتمام کے ساتھ ان رسومات کی ادائیگی کرتے نظر آتے ہیں۔ ہمارے اس رسالے کا موضوع اسلامی سال کے پہلے بابرکت اور حرمت والے مہینے محرم الحرام میں پائی جانے والی خرافات و بدعات ہیں، جن کے سبب اس ماہ مقدس کی ناصرف بے حرمتی ہوتی ہے بلکہ اسلامی اقدار کا کھل کر مذاق بھی اڑایا جاتا ہے نیز ہمارے شہدائے اسلام بالخصوص شہدائے کربلا کی یاد منانے کی آڑ میں ایسے غیر شرعی کام سرنجام دئے جاتے ہیں جو اسلامی تعلیمات کے سراسر منافی ہیں۔ جنکی وضاحت سوالا جوابا ہم نے اس مختصر رسالے میں کی ہیں اللہ پاک امت مسلمہ کو سیئات سے بچنے اور اعمال صالحہ کرنے کی توفیق مرحمت

فرمائے۔۔ آمین

سوال: شیعہ کون لوگ ہیں؟

جواب: شیعہ رافضی کو کہتے ہیں رافضی سے مراد وہ لوگ جو سیّدہ طاہرہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۃ النبی پر تہمت دھرتے (معاذ اللہ) اور قرآن عظیم کو ناقص جانتے اور اسکی تنقیص کی تہمت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سر رکھتے اور وحی میں جبریل امین علیہ السلام کے اوپر خطا کا الزام اُٹھاتے ہیں کہ وحی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے تھی جبریل علیہ السلام نے غلطی سے (معاذ اللہ) حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتار دی۔۔ ہمارے عُلمائے اہلسنّت نے ان پر انکے خبیث عقائد کی بنا پر حکم کُفر فرمایا۔

(المواھب الرضویہ فی الفتاوی الازھریہ جلد۲ ص ۲۰۳)

سوال: ناصبی کون ہیں؟

جواب: امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو حمایتِ معاویہ رضی اللہ عنہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اوّلیت و عظمت و اکملیت سے آنکھ پھیرے وہ ناصبی یزیدی اور جو محبتِ علی رضی اللہ عنہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت وخدمتِ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُھلا دے وہ شیعی زیدی ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد۱۰ ص۲۲)

محرم الحرام کے متعلق سوال وجواب

سوال: تعزیہ بنانا اور دیکھنا کیسا؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ عَلَم تعزیے وغیرہ سب ناجائز ہیں اور ناجائز کام کو بطور تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۱۷۲)

سوال: شریعت میں تعزیہ کی اصل کیا ہے؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ تعزیہ ممنوع ہے شریعت میں اسکی کچھ اصل نہیں اور جو کچھ بدعات انکے ساتھ کی جاتی ہے سخت ناجائز ہے۔
(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۹۰)

سوال: کیا تعزیہ بنانا شرک وکفر ہے؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ تعزیہ ضرور ناجائز وبدعت ہے مگر حاشا (ہرگز) کُفر نہیں، اور ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ؛ تعزیہ بنانا شرک نہیں یہ وہابیہ کا خیال ہے ہاں بدعت وگناہ ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۲۲۷)

سوال: تعزیے کی تعظیم کرنا کیسا؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ تعزیہ کی تعظیم وعقیدت کرنا سخت حرام واشد بدعت ہے اللہ پاک مُسلمان بھائیوں کو راہِ حق کی ہدایت عطا فرمائے، آمین۔
(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۷۴)

سوال: تعزیے پر منت ماننا کیسا؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ تعزیے پر منت ماننا ناجائز و باطل ہے۔
(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۹۸)

سوال: کیا تعزیوں کے ذریعے حاجتیں پوری ہوتی ہیں؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؛ تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعہ حاجت سمجھنا جہالت پر جہالت ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۹۹)

سوال: سنا ہے کہ تعزیہ کی منت مانی تو ضرور بنانا چاہئے ورنہ نقصان ہوگا، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ تعزیہ بنانا بدعت و گناہ ہے لہٰذا نہ کرنے کو باعث نقصان خیال کرنا زنانہ وہم ہے مسلمان کو ایسی حرکت و خیال سے باز آنا چاہیے۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۲)

سوال: تعزیے پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے کیا اسکو کھا سکتے ہیں؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ تعزیہ پر جو مٹھائی چڑھائی جاتی ہے اگرچہ حرام نہیں ہو جاتی مگر اسکے کھانے میں جاہلوں کی نظر میں ایک امر ناجائز شرعی کی وقعت بڑھانے اور اسکے ترک میں اس سے نفرت دلائی ہے لہٰذا نہ کھائی جائے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۹۱)

سوال: ”عَلَم“ تعزیے دیکھنے کے لیے گھروں سے نکلنا کیسا؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؛جو کام ناجائز ہے اسے بطور تماشے کے دیکھنے جانا بھی گناہ ہے۔(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۱۷۲)

سوال : محرم شریف میں دس روز تک کربلا والوں کی یاد میں سوگوار رہنا، سوگ منانا شرعاً کیسا؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ محرم شریف میں دس روز تک سوگوار رہنا شرعاً ممنوع و ناجائز ہے۔(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۵۰۸)

سوال: شُہدائے کربلا کی یاد میں ماتم اور نوحہ پڑھنا کیسا؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ماتم کرنا چھاتی پیٹنا حرام ہے نیز ماتم و نوحہ محرم ہو یا غیر محرم مطلقاً حرام ہے۔ماتم کرنا چھاتی پیٹنا حرام ہے نیز ماتم و نوحہ محرم ہو یا غیر محرم مطلقاً حرام ہے۔(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۹۶)

سوال : سنا ہے ۱۰ محرم کو گھر میں چولہا جلانا، روٹی پکانا، جھاڑو لگانا نہیں چاہیے کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ یہ باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔
(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۸۸)

سوال: محرم شریف میں شادی بیاہ کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب : امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؛ماہ محرم میں نکاح کرنا جائز ہے نکاح کرنا کسی

مہینے میں منع نہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد۲۳ ص۲۵)

سوال: محرم شریف میں سُنّی مُسلمانوں کا کالے کپڑے پہننا کیسا؟

جواب : امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ مسلمانوں کو چاہیے کہ عشرہ مبارکہ (دس دنوں میں) تین رنگوں کو پہننے سے بچے، سیاہ، سبز، سرخ۔
(فتاوی رضویہ جلد۲۴ ص۴۹۶)

سوال: مُسلمانوں کا محرم شریف میں پانی یا شربت کی سبیل لگانا کیسا؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ پانی یا شربت کی سبیل لگانا جبکہ یہ نیت محمود (اچھی نیت) اور خالصتاً لِوَجہِ اللہ (اللہ کی رضا) ثواب رسائی ارواح طیبہ ائمہ اطہار مقصود ہو تو بلا شبہ بہتر و مستحب و کار ثواب ہے۔
(فتاوی رضویہ جلد۲۴ ص۵۲۰)

سوال: اہل تشیع کی لگائی گئی سبیل سے سُنّی مسلمان کو پانی یا شربت پینا چاہیے یا نہیں؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ متواتر سنا گیا ہے کہ سنیوں کو جو شربت دیتے ہیں اس میں نجاست ملاتے ہیں اور کچھ نہ ہو تو اپنے یہاں کے ناپاک قلتین (مٹکے) کا پانی ملاتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد۲۴ ص۵۲۶)

سوال : اہل تشیعوں کی مجلسوں میں جا کر سُنّی مُسلمانوں کو بیانِ شہادت سننا چاہیے یا نہیں؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ اہل تشیع کی مرثیہ خوانی کی مجلس میں

اہلسنت وجماعت کو شریک وشامل ہونا حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۵۲۶)

سوال: کیا میدان کربلا میں حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی تھی یا نہیں؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ میدان کربلا میں یہ شادی ہونا ثابت نہیں۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۵۰۰)

سوال: امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر شُہدائے کربلا کے حالات اور شہادت کے واقعات بیان کرنا کیسا؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؛ ذکر شہادت شریف جبکہ روایات موضوع (من گھڑت روایات) اور کلمات ممنوعہ اور نیت نامشروعہ (غلط الفاظ اور ناجائز نیت) سے خالی ہو تو عین سعادت ہے کہ صالحین کے ذکر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۵۱۷)

سوال: یزید کی نسبت لفظ یزید پلید کا لکھنا یا کہنا ازروئے شریف جائز ہے یا نہیں؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؛ یزید بیشک پلید تھا اسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۱۴ ص ۶۰۰)

سوال: یزید بخشا جائے گا یا نہیں؟

جواب: یزید پلید کے بارے میں ائمہ اہلسنت کے تین قول ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اکابر اسے کافر جانتے ہیں تو ہرگز بخشش نہ ہوگی، اور امام

غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ مسلمان جانتے ہیں تو بالآخر کتنا ہی عذاب ہو بخشش ضرور ہو گی، اور ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سکوت فرماتے ہیں: کہ نہ ہم مسلمان کہیں گے اور نہ کافر لہٰذا ہم بھی سکوت کریں گے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۱۴ ص ۵۹۴)

سوال: یزید حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر سوار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخی جنتی کے کندھوں پر ہے کیا یہ حدیث درست ہے؟

جواب: یہ روایت درست نہیں کیونکہ یزید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے پندرہ سولہ سال بعد پیدا ہوا ہے۔ (تاریخ الخلفا ص ۱۶۴)

سوال: ایک شخص نے کسی مُسلمان کو یزید کہا تو اس صورت میں کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر بلا وجہ شرعی کہا سخت گنہگار ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ ”جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ پاک کو ایذا دی“۔ (فتاوی رضویہ جلد ۱۴ ص ۶۰۴)

سوال: یزید کے ساتھیوں کو لعین و مردود کافر کہنا کیسا ہے؟

جواب: ہمراہیانِ یزید یعنی جو ان مظالم ملعونہ میں اس کے مددگار و معاون تھے ضرور خبیث و مردود تھے اور کافر ملعون کہنے میں اختلاف ہے۔ ہمارے امام کا مذہب سکوت ہے اور جو کہے وہ بھی موردِ الزام نہیں کہ یہ بھی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ائمہ اہلسنت کا مذہب ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۵۰۸)

سوال: سنا ہے کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے یزید کو مغفرت کے واسطے کسی خاص

طریقے پر نماز کی تعلیم فرمائی تھی، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: یہ روایت محض بے اصل ہے حضرت نے کوئی نماز اس پلید کی مغفرت کے لئے اسکو تعلیم نہ فرمائی۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۸ ص ۵۲)

سوال: یزید پلید کے والدِ محترم جناب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں؟

جواب: مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ آپ کا نام معاویہ اور کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے والد کی طرف سے آپکا سلسلہ نسب یہ ہے؛ معاویہ بن ابو سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور والدہ کی طرف سے نسب یوں ہے؛ معاویہ بن ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور عبد مناف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے دادا ہیں اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ نسب یہ ہے ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

خلاصہ:

کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ والد اور والدہ کی طرف سے پانچویں پشت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں آپ کے چوتھے دادا عبد مناف سے مل جاتے ہیں جس سے ظاہر ہوا کہ آپ نسب کے لحاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی اہل قرابت میں سے ہیں اور رشتے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی سالے ہیں۔ اس لئے کہ اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں اسی لئے

عارف باللہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مثنوی شریف میں آپ کو تمام مؤمنوں کا ماموں تحریر فرمایا۔ (خطبات محرم ص ۲۹۳ تا ۲۹۴)

سوال: جو یہ کہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے برابر کسی صحابی کا مرتبہ نہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے افضل ہیں، اسکے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو یہ عقیدہ رکھے تو وہ اہلسنت سے خارج اور ایک گمراہ فرقے تفضیلیہ میں داخل ہے جن کو ائمہ دین نے رافضیوں (شیعوں) کا چھوٹا بھائی کہا ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۱ ص ۱۵۲)

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا رتبہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل و مقدم ہے۔ (کشف المحجوب ص ۱۱۶)

سوال: جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ شیر خدا کو کسی نبی سے افضل یا برابر کہے، اسکے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ کافر ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۰ ص ۲۴۵)

سوال: جو یہ عقیدہ رکھے قرآن جس طرح نازل ہوا تھا آج ویسا نہیں ہے اس میں کمی پیشی تبدیلی ہو چکی ہے ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو قرآن عظیم کے ایک لفظ ایک

حرف ایک نقطے کی نسبت گمان کرے کہ معاذ اللہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم یا اہلسنّت نے گھٹا دیا، بڑھا دیا وہ قطعاً کافر ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۱۱ ص ۲۱۹)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛"جو شخص قرآن مجید کو ناقص کہے وہ کافر ہے"۔ (فتاوی امجدیہ جلد ۲ ص ۴۴۲)

مفتی دعوت اسلامی مفتی محمد قاسم عطاری دامت برکاتھم العالیہ اپنی کتاب "ایمان کی حفاظت" میں تحریر فرماتے ہیں؛

"اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ جو قرآن پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد ہونے والے اماموں کے پاس محفوظ ہے اور یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے تحریف شدہ ہے جس کو عنقریب امام منتظر آکر جلا دیگا تو وہ کافر ہے قرآن مجید میں جو ایک لفظ اور ایک نقطے کی کمی پیشی کا قائل ہے یقیناوہ کافر و مرتد ہے"۔ (ایمان کی حفاظت ص ۷۳)

سوال: کھچڑ ابنانا کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رہا یہ کہ کھچڑا بنانا کہاں سے ثابت ہوا، جہاں سے شادی کا پلاؤ اور دعوت کا زردہ ثابت ہوا۔ یہ تخصیصات عرفیہ ہیں شرعیہ نہیں۔ ہاں جو اسے شرعاً ضروری جانے وہ باطل پر ہے۔
(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۹۴)

الحاصل: کھچڑے کی اصل ایصال ثواب ہے اور ایصال ثواب قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ رہی بات کھچڑے کو خاص کرنے کی تو یہ اس وجہ سے ہے کہ اس پر

عرف جاری ہو گیا نہ کہ اسے شریعت کی جانب سے ضروری سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص کھچڑے کے علاوہ چیز پکا کر اسکا ایصال ثواب کرے تب بھی ٹھیک ہے اور جو شخص کھچڑے کو شرعی طور پر ضروری جانے وہ غلطی پر ہے۔

سوال: شیعہ حضرات کے ساتھ میل جول رکھنا کیسا؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ رافضی وغیرہ بدمذہبوں میں جسکی بدعت حد کُفر تک پہنچی ہو وہ تو مرتد ہے اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی (مسلمانوں کے ملک میں ٹیکس دیکر رہنے والا) کی مثل بھی برتاؤ جائز نہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اُٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہا تمام معاملات میں اسے بعینہ مثل سؤر کے سمجھیں اور جس کی بدعت اس حد تک نہ ہو اس سے بھی دوستی محبت تو مطلقًا نہ کریں۔ (فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۳۲۰)

سوال: اگر کوئی شیعہ مر جائے تو اسکی نماز جنازہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ اگر رافضی (شیعہ) ضروریاتِ دین کا منکر ہے مثلًا قرآن کریم میں کچھ سُورتیں یا آیتیں یا کوئی حرف صرف امیر المؤمنین عثمان ذوالنورین غنی رضی اللہ عنہ یا اور صحابہ خواہ کسی شخص کا گھٹایا ہوا مانتا ہے۔ یا مولیٰ علی کرم اللہ وجهه الكريم خواہ دیگر ائمہ اطہار کو انبیائے سابقین علیهم الصّلوٰة والتسليم میں کسی سے افضل جانتا ہے۔ اور آجکل یہاں کے رافضیت برائی عمومًا ایسے ہی ہیں اُن میں شاید ایک شخص بھی ایسا نہ نکلے جو ان عقائدِ کفریہ کا معتقد نہ

ہو جب تو وہ کافر مرتد ہے اور اس کے جنازہ کی نماز حرام قطعی گناہ شدید ہے۔

اللہ عزّوجل فرماتا ہے:

وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ(۸۴)

(القرآن سورہ توبہ آیت ۸۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے کسی کی میّت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ و رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

(فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۱۷۳)

سوال: امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر بچوں کو فقیر بنانا کیسا؟ اور یہ منت ماننا کیسا کہ اگر ہمارے یہاں بچہ پیدا ہوا تو دس سال تک اس بچہ کو امام حسین رضی اللہ عنہ کا فقیر بنائیں گے؟

جواب: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ فقیر بن کر بلاضرورت و مجبوری بھیک مانگنا حرام کما نطقت بہا احادیث مستفیضۃ (جیسا کہ بہت سی مشہور و معروف حدیثیں اس معنی پر ناطق ہیں۔) اور ایسوں کو دینا بھی حرام لانہ اعانۃ علی المعصیۃ اس لیے کہ یہ گناہ کے کام پر دوسرے کی امداد کرنا ہے جیسا کہ درمختار میں مذکور ہے۔ت) اور وہ منت ماننی کہ دس برس تک ایسا کریں گے سب مہمل و ممنوع ہے۔

قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں کوئی نذر (منت) نہیں۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۴ ص ۴۹۴)

موضوع: یزید کے بارے میں اہلسنت کا عقیدہ:

یہ بات ہر سُنّی مسلمان کو ذہن نشین ہونی چاہیے کہ کُتُب متعمدہ مستندہ و معتبرہ سے یہ بات تو ثابت ہے کہ یزید فاسق و فاجر تھا اور اس بارے میں کسی کا اختلاف بھی نہیں ملتا رہی بات تو یزید کے کافر و لعنتی ہونے میں تو اس میں علمائے کرام کے مابین اختلاف ہے۔

جیسا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور انکے تابعین اسے بالتخصیص کافر کہتے ہیں اور بنام اس پر لعن کرتے ہیں۔

شارح صحیح بخاری حضرت علامہ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض علمائے کرام سے یزید پر لعنت کرنا منقول ہے۔ مزید فرماتے ہیں "امام تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ" کا یزید پر لعنت کرنا منقول ہے کیونکہ جب اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کا حکم دیا تھا وہ اس وقت ہی کافر ہو گیا تھا۔

اختتامیہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے خلاصہ پر:

یزید پلید قطعاً یقیناً باجماع اہلسنت فاسق و فاجر و جری علی الکبائر تھا صرف اسکی تکفیر و لعن میں اختلاف ہے کیونکہ توبہ تادم غرغرہ (نزع کی حالت طاری ہونے سے پہلے تک مقبول ہے) تو فاسق و فاجر والا قول زیادہ بہتر ہے مگر اسکے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا مذہب اہلسنت کے خلاف ہے اور گمراہی و بدمذہبی ہے۔

(مأخوذ محرم الحرام اور عقائد و نظریات صفحہ ۴۱ تا ۴۵)

موضوع: اہل تشیعوں کے بارے میں علماء کرام کا فرمان:

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیعہ حضرات قرآن مجید کو نامکمل کہتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سابقہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں لہٰذا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان پلید اور غلیظ لوگوں کے کفر میں شک کرے اور یہ قطعاً یقیناً بالا جماع کافر و مرتد ہے اور ان سے نکاح باطل ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۶ ص ۷۸)

مولانا جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیعہ حضرات کافر و مرتد ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ نکاح کرنا نہ صرف حرام بلکہ خالصاً زنا ہے انکے ساتھ میل جول سلام و کلام سخت کبیرہ اشد حرام ہے۔

(فتاوی فیض الرسول حصہ ۲ ص ۲۱۳)

مفتی اعظم مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیعہ حضرات اُمّ المؤمنین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا پر اب بھی تہمتیں لگاتے ہیں، حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ معاذاللہ انہیں خیانت کرنے والا اور غصب کرنے والا کہتے ہیں اس لیے اسلام سے انکا کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے اپنا کلمہ بھی علیحدہ بنالیا ہے اور اذان میں بھی تبدیلی کی ہے کسی مسلمان کا شیعہ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

(وقار الفتاوی جلد ۲ ص ۳۰)

موضوع: متعہ کیا ہے؟ اور اس بارے میں اہلسنت کا عقیدہ:

متعہ ایک نکاح ہے جو کہ عورت سے مقررہ مال کے بدلے میں مقررہ مدت

تک کیا جانے کا نام ہے زمانہ جاہلیت کی بُری رسموں میں سے ایک رسم متعہ بھی ہے ابتدائے اسلام میں متعہ حلال تھا لیکن پھر نبی کریم ﷺ نے اسے حرام قرار دیکر اس سے منع فرمادیا۔ لیکن شیعہ حضرات آج بھی اسکے جواز کے قائل ہیں۔ اس بارے میں کچھ احادیث و دلائل پیش خدمت ہے۔

دلیل 1:

قرآن پاک میں اللہ پاک نے آزاد عورتوں سے طاقت نہ رکھنے والے افراد کے دو طبقے تجویز کیے ہے۔ ایک یہ کہ کنیزوں سے نکاح کریں اور دوسرا یہ کہ صبر کریں اور ضبط نفس کریں اگر متعہ جائز ہوتا تو اسکی بھی تلقین کی جاتی۔

دلیل 2:

رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے نکاح متعہ کو حرام فرمادیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ ص ۵۲۲)

دلیل 3:

شیعوں کی معتبر کتاب الاستبصار میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ کو حرام فرمادیا۔

(الاستبصار جلد ۲ صفحہ ۷۷)

متعہ کے حرام ہونے پر کثیر دلائل موجود ہے مگر اختصار کے پیش نظر یہی کافی ہے۔ اللہ پاک ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت:

۱۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: عاشوراء کا روزہ رکھو اس دن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام روزہ رکھتے تھے۔

(جامع صغیر، ص ۳۱۲، حدیث: ۵۰٦۷)

۲۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔

(مسند امام احمد، ۱/۵۱۸ حدیث: ۲۱۵۴)

یادرکھئے! جب بھی عاشورے کا روزہ رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے اگر کسی نے صرف ۱۰ محرم الحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔

۳۔ ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دے گا۔

(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام ۰۰۰ الخ، ص ۴۵۴، حدیث: ۲۷۴٦)

یومِ عاشوراء کی مُبارک نسبتیں:

(۱) اسی دن حضرت سَیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی اور فرعون اور اس کے پیروکار ہلاک ہوئے۔

(۲) اسی دن حضرت سَیِّدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی (Ship) ”جُودی پہاڑ“ پر ٹھہری۔

(۳) اسی دن حضرت سَیِّدنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔

(۴) اسی دن حضرت سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔

(۵) اسی دن حضرت سَیّدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کنویں سے نکالے گئے۔

(٦) اسی دن حضرتِ سَیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور اسی دن آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔

(۷) اسی دن حضرت سَیّدنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔

(۸) اسی دن حضرت سَیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی۔

(عمدۃ القاری، کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء، ۸/ ۲۳۳ ملخصًا)

یقیناً عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیز جتنی معزز ہو، اُسے اتنی ہی اہمیت دی جائے، ابھی ہم نے یومِ عاشوراء میں ہونے والے اعزازات اور اہم واقعات کو سُنا، اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دن بہت اہمیت کا حامل ہے، لہٰذا ہمیں بھی اسے اتنی ہی اہمیت دینی چاہیے، اسے غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے، اسے لایعنی کاموں میں نہیں گزارنا چاہیے، بلکہ اس دن خوب خوب نیک اعمال کرنے چاہئیں، اس دن زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں۔

﴿غلام معاویہ﴾

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں
یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے
یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔
(مسند امام احمد، ۱/ ۵۱۸ حدیث: ۲۱۵۴)